نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — قیمت سالیانہ معہ محصول للعہ

نمبر ۱۲ - جلد ۷ — لودیانہ ۲۰ مارچ ۱۸۷۹ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

لالچی کُتا

از کوکب ہند

ایک کُتا اک مکان پر آ گیا — گوشت کا ٹکڑا اکایک پا گیا-
لقمہ پُر ذائقہ پا کر وہاں- — جلد یا مُنہہ میں دبا کر ناگہاں-
ایک دریا پر ہوا اُسکا گذر- — تھی وہاں پیدا بہار تازہ تر
دونوں جانب تھا ابر سبزہ زار — مارتا تھا لہریں آب خوشگوار
آیا جب کُتا کنارہ بحر پر — عکس آیا اپنا پانی میں نظر
دیکھتا کیا ہے کہ اک کُتا اور — ہے وہی صورت وہی انداز و طور
مُنہہ میں اپنے گوشت کا ٹکڑا لئے — عین دریا میں کھڑا ہے شوق سے
اُسنے یہہ چاہا کہ جنگ اُسکو کروں — لقمہ تازہ لپک کر چھین لوں
صبر کی بے صبر کو آئی نہ تاب — سایہ کی جانب وہ بھوکا شتاب
بھونکتے ہی مُنہہ کا لقمہ گر گیا — ساری اُسکی محنت پہ پانی پھر گیا-
لالچی کرتے ہیں لالچ بے سبب — مُفت میں اپنا بھی کھو دیتے ہیں سب
لالچی کا پیٹ بھر سکتا نہیں — صبر تھوڑی شے پہ کر سکتا نہیں
ظاہری اشیائے دنیا دیکھکر — آدمی کرتا ہے لالچ سر بسر
باطنی نعمت کو بھی کھوتا ہے آپ — پھر پشیمان و خجل ہوتا ہے آپ

نورافشاں

معاملات کابل

______ صاحب اخبار سول اینڈ ملیٹری گزٹ تحریر فرماتے ہیں کہ جو سفیر امیر یعقوب خان کی طرف سے انگریزوں کے پاس جلال آباد میں آیا تھا وہ پھر کابل کو واپس چلا گیا ہے اور سفیر مذکور نے امیر یعقوب خان کے پاس جاکر فریاد کی کہ جیسا مناسب تھا ویسا عمل درآمد میرے ساتھ میجر کیوگنری صاحب نے نہیں کیا اور نہ میری کچھہ عزت کی اور نہ تواضع و تعظیم ہوئی - جب امیر یعقوب خان نے اپنے سفیر کے مُنہہ سے یہہ فریاد سنی تو انگریزوں کی طرف بہت غصہ ظاہر کیا اور بدظن ہو گیا +

پھر لکھا ہے کہ سردار ابراہیم خان ترکستان سے پانچ ہزار سوار اور تین پلٹن پیادوں کی لیکر کابل میں داخل ہوا ہے - اور سردار مذکور بیان کرتا ہے کہ میرے باپ امیر شیر علی نے مجکو اپنی جائی میں کابل کا تخت نشین کیا ہے اور یہہ سنا جاتا ہے کہ سردار ابراہیم خان کے پاس بڑا خزانہ موجود ہے - اس سبب سے دونوں بھائیوں یعنے سردار ابراہیم خان اور یعقوب خان کے درمیان ایک سخت دشمنی ہو رہی ہے - اور سرداران کابل آپس میں میل و ملاپ کرانے کی بہت کوشش کر رہے ہیں مگر ابتک کچھہ نہیں ہوا +

خیال کیا جاتا ہے کہ یعقوب خان جو اب انگریزوں کے ساتھ صلاح کرنے چاہتا ہے اُسکا یہی سبب ہے کہ ایک بڑا زبردست دعویدار کھڑا ہو گیا ہے - اور اب یہہ شہرت پھیل رہی ہے کہ یعقوب خان نے انگریزی فوج کے حکام کے پاس یہہ درخواست بھیجی ہے کہ تم اپنی فوج کو لیکر مقام تیزین میں جو کابل سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے چلے آؤ - اور اب یہہ یقین کیا جاتا ہے کہ اگر انگریزی فوج کابل میں اسوقت پہونچ جاوے تو عین مناسب ہے کیونکہ اگر انگریزوں نے اب کابل میں جانے تامل کیا تو ضرور وہاں پر ایک جنگی فساد برپا ہو جائیگا کیونکہ سردار ابراہیم خان جو بیخوف ہو کر معہ

فوج کے خاص کابل میں چلا آیا ہے تو کچھہ بعید نہیں ہے کچھہ و نخوا جنگی سے گریز کرے ✤

اور یہہ بھی سنا جاتا ہے کہ سردار ولی محمد خان بھی یہی خواہش کرتا ہے کہ اب انگریزی فوج ضرور کابل میں جاوے کیونکہ آجکل کابل کی حالت ابتر کے درجہ کو پہونچی ہوئی ہے۔ اور کچھہ عرصہ گذرا ہے کہ سردار ولی محمد خان پانچسو سوار اور ایک پلٹن پیادوں کی لیکر مقام کو جا میں گیا ہے الخ ✤

یہہ نہایت ہی افسوس کی بات ہے کہ امیر یعقوب خان کا سفیر جو خاص مطلب کیواسطے حکام انگریزی کے پاس جلال آباد میں آیا تھا وہ ناراض گیا اگر اسکی عزت و تواضع و تکریم کیجاتی تو نہایت ہی فایدہ ہوتا کیونکہ اگر وہ خوش جاتا تو امیر یعقوب خان سے جاکر اپنی خوشنودی ظاہر کرتا اور یعقوب خان بھی خوش ہو جاتا ایسی حالت میں کہ جس حال میں یعقوب خان سے تا حال کسی قسم کی زیادتی نہیں ہوئی اور اُسنے تخت پر بیٹھتے ہی بلکہ امیر شیر علی کی وفات سے پہلے اپنا منشا اصلح کا ظاہر کیا اور بعد وفات کے جب وہ تخت پر بیٹھا تو حکام انگریزی کے پاس محبت آمیز مراسلہ بھیجا اور خواہش ظاہر کی کہ صلح و صفائی ہو جاوے پھر جب اُسنے اپنا سفیر بھیجا تو اُسکا ناخوش جانا حکمت عملی سے بعید معلوم ہوتا ہے ✤

اور اب ہماری سرکار کو ایک اور مشکل امر پیش آیا ہے اور یہہ مشکل صرف جلال آباد کے قیام سے ہوئی کیونکہ اسقدر عرصہ تک جلال آباد میں ایام جنگ میں قیام کرنے سے وہاں کی رعایا کو باہمت اور دلیر بنا دیا اور یہی نہیں بلکہ قندھار کی طرف سے جو کابل کے قریب ہی جا چکی تھیں فوجوں کے ہٹانے سے نہایت ہی پیچیدہ معاملہ ہو گیا کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو سردار ابراہیم خان پانچہزار سوار اور تین پلٹن پیادوں کی لیکر کابل میں نہ آتا اور نہ دعوی کرتا اور اب ضرور سردار ابراہیم خان اپنے باطل دعوی کے واسطے بہت کچھہ کوشش کریگا اور جہانتک ہو سکیگا فساد کریگا۔ اور اگر انگریزوں نے اب بھی کابل میں جانے سے تامل کیا تو افغانستان میں نہایت ہی خونریزی ہوگی ہماری رائے میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جہانتک جلد ممکن ہو سکے انگریزوں کو کابل میں جانا چاہئے اور یہہ ایسا عمدہ موقع ہاتھہ آگیا ہے کہ شاید ایسا پھر نہ آوے کیونکہ اب یعقوب خان ضرور سردار ابراہیم خانکی مخالفت کے سبب سے منہہ مانگی شرائط صلح پر راضی ہو جائیگا۔ اور یعقوب خان راضی ہو گیا تو سردار ابراہیم خان کچھہ بھی نہیں کر سکیگا صرف اگر اُسنے کچھہ کیا بھی تو ایک یا دو لڑائی لڑیگا ورنہ بھاگ جائیگا اور ہمارا منشا پورا ہو جائیگا ✤

اور اگر اب بھی تامل ہے کہ انگریزی فوج کو کابل میں نہ جانے دو کچھہ اور عرصہ تک جلال آباد میں قیام کرنا چاہئے تو نہایت ہی خرابیاں پیدا ہونگی کیونکہ اُدھر تو سردار ابراہیم خان زور پکڑ جائیگا اور اُدھر امیر یعقوب خان ناراض ہو جائیگا کہ باوجودیکہ میں انگریزوں کو بلاتا ہوں اور نہیں آتے۔ علاوہ اسکے اگر عبدالرحمان خان والی خبر سچ ہو کہ عبدالرحمان خان روسیوں کے جنرل کافمین کے پاس صلاح و مشورہ کرنے گیا ہے اور کہتا ہے کہ اصلی حقدار کابل کا میں ہوں اگر جنرل کافمین نے اُسکو بھیج کا دیا تو کیا کچھہ نہیں ہوگا ✤

پھر سینٹ پیٹرز برگ کے اخبارات یہہ بیان کرتے ہیں کہ روسی ضرور مرو کی طرف جو مرات کے پاس ہے آنا چاہتے ہیں اور اُنکا پختہ ارادہ ہے اگر وے ان ایام میں آجائیں تو کیا کچھہ نہ ہے پس ہماری رائے میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انگریزوں کو بہت جلد کابل میں جانا چاہئے ورنہ افغانستان ایک خونریزی کا مقام بنجائیگا ✤

گورنمنٹ ہند برہما کے معاملہ میں کیا کریگی

صاحب اخبار انگلش مین تحریر فرماتے ہیں کہ جس حالتمیں شاہ برہما نے بلا سبب بڑی بھاری خونریزی کی اور ظلم کو روا رکھا یہہ غیر ممکن ہے کہ ایسے ظالم اور جابر بادشاہ کے یہاں انگریزی ریزیڈنٹ رہے اور اُس سے دوستی رکھے۔ اور نیز شاہ برہما کی بھی یہہ خواہش ہے کہ میرے یہاں انگریزی ریزیڈنٹ نہ رہا کرے تو پس اس حالت میں یہہ سوال لازم آتا ہے کہ گورنمنٹ ہند برہما کے معاملہ میں کیا کریگی ✤

ہمارے نزدیک مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایسے شخص کو برہما کی سلطنت نہ دینی چاہئے بلکہ بجائے اسکے شہزادہ نیونگ نیا جو بادشاہ کا حقیقی بھائی ہے شاہ مقرر کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہہ معلوم ہوا ہے کہ باشندگان برہما شہزادہ موصوف کے ساتھہ نہایت محبت رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہی برہما کا شاہ مقرر ہو۔ اور جس حال میں ہمارے ریزیڈنٹ نے اُس شہزادہ کو قتل ہونے سے بچا لیا ہے تو ضرور جب وہ بادشاہ ہوگا تو ہماری گورنمنٹ کی اطاعت اور رابطہ دوستی کو قبول کریگا ✤

ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ایسے ظالم شخص کو بادشاہ رکھنا گویا خود غریب رعایا کو اسکے اختیار میں کر دینا ہے۔ پس حتی المقدور اسکو فوراً تخت سے اتار اجاوے اور اُس شخص کو کہ جو ہماری گورنمنٹ کا دلی دوست ہو اُسکو مقرر کیا جاوے کیونکہ اسصورت میں ہمارا ریزیڈنٹ بھی وہاں ہمیشہ کے واسطے رہیگا اور نیز رعایا کی خبرگیری بھی ہوتی رہیگی اور نہ پھر کسی قسم کا ظلم رعایا پر ہوا کریگا کیونکہ جہاں جہاں اب ریزیڈنٹ مقرر ہیں وہاں ظلم نہیں ہونے پاتا ✤

بقیہ اُن مسئلونکے بیان اور ثبوت میں جو خدا تعالےٰ نے نجات کے نہایت بھاری مقدمہ میں بنی آدم کی ہدایت کے لئے ارشاد فرمائے ہیں

پس اگر آدم کی نافرمانی سے اِنسان کا دل بالکل ناپاک ہوگیا ہے بلکہ خود مخلوق کی قدرت سے تازہ نہیں ہوسکتا تو ظاہر ہے کہ اگر خدا کی مہربانی سے نئے جنم کی نعمت نہ ملے تو گناہ کیطرف راغب رہکر نہ خدا کے سامھنے توبہ کریگا نہ مسیح کی طرف متوجہ ہوکر نجات کے لئے اُسپر ایمان لاویگا۔ یہہ نئی پیدائش جس سے اِنسان کی روح مسیح سے ملجاتی ہے صرف خدا کے فضل وکرم سے حاصل ہوسکتی ہے اور جبتک کہ حاصل نہ ہو تب تک آدمی کی عبادت اور اُس کے کام خدا کے پاس مقبول نہیں ہوتے۔ پس جو نیا جنم روح القدس کی قدرت سے حاصل ہوتا ہے اُسکے برابر دوسری کوئی نعمت نہیں۔ اِسکے سوا اِنسان کی روح کے لئے نہایت بلکہ نہایت ضرور ہے کیونکہ اُس کے سوا کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔ چنانچہ یوحنا کے باب ۳ کی آیت ۱ میں لکھا ہے کہ فریسیوں میں سے ایک آدمی نیقودیموس نام یہودیوں کا ایک سردار تھا۔ یہہ رات کو یسوع پاس آیا اور اُسے کہا اے ربی ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے معلم ہوکے آیا ہے کیونکہ کوئی یے معجزے جو تو دکھاتا ہے جبتک خدا اُسکے ساتھہ نہ ہو نہیں دکھا سکتا۔ یسوع نے جواب دیا اور اُسے کہا میں تجھے سچ سچ کہتا ہوں جبتک کوئی سر نو پیدا نہ ہو خدا کی بادشاہت کو نہیں دیکھہ سکتا۔ نیقودیموس نے اُسکو کہا آدمی جب بوڑھا ہوگیا۔ کیونکر پیدا ہوسکتا ہے کیا اسکو مقدور ہے کہ دوبارہ اپنی ماکے پیٹ میں درآئے اور پیدا ہووے۔ یسوع نے جواب دیا کہ میں تجھے سچ سچ کہتا ہوں کہ جبتک کوئی پانی اور روح سے پیدا نہ ہووے خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے اور جو روح سے پیدا ہوا روح ہے۔ تعجب مت کر کہ مینے تجھے کہا کہ تمہیں سر نو پیدا ہونا ضرور ہے۔ ہوا جدھر چاہتی ہے چلتی ہے اور تو اُسکی آواز کو سنتا ہے پر نہیں جانتا ہے کہ وہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے ہر ایک جو روح سے پیدا ہوا ایسا ہی ہے۔ نئے جنم کی بابت یسوع مسیح کی گواہی ویسی ہی ہے۔ اگر ناظرین محمدی اپنی نجات کو عزیز رکھتے ہیں تو عقل کی شرط یہی ہے کہ وے فروتنی کے ساتھہ اِس بات کو بوجھیں کیونکہ وہ نعمت صرف ایک ہی وسیلے سے یعنے خدا کے بیٹے کے کفارہ سے مل سکتی ہے کہ دیکھو شریعت کو غرض بخش کفارہ پہنچنے کے سوا خدا کی عدالت گنہگاروں کو نئے جنم کی نعمت دینے کے بدلے صرف ہمیشہ کا عذاب ٹھہراتی ہے۔ لہذا ناظرین محمدی میں سے ہر ایک کو معلوم ہووے کہ مسیح ہی ہے جو اپنے کفارہ کے وسیلے سے نئے جنم کی نعمت دے سکتا ہے۔ وہ شخص جسپر مسیح روح القدس کی درست کرنیوالی قدرت کو نازل کرتا ہے سو نرم دل ہوکر خدا کے سامھنے توبہ کرتا بلکہ بڑی رغبت کے ساتھہ نجات کی نعمت کو چاہا کرتا ہے۔ مگر روح القدس دلکو نرم کرکے صرف توبہ کی ہدایت نہیں کرتا بلکہ توبہ کرنیوالونکو خدا کی عدالت کی سچائی کا قایل کرکے رحمتِ الٰہی پانیکے لئے مسیح کے کفارہ کی ضرورت کو اُس کے دل میں نقش کرتا ہے اِس پر وُہ فضل تعلیم سے سارے گنہگار جو اپنی نجات کی بابت بیقرار ہیں سو مسیح پر ایمان لانا شروع کرتے ہیں۔ پس اوپر کے لکھے بیان کے موافق یسوع مسیح روح القدس کی درست کرنیوالی قدرت سے اِنسان کے دل کو نئے جنم کی نعمت بخشکر جہان کے ہر ایک ملک اور قوم اور زبان سے اپنے لئے ایمانداروں کی ایک گروہ اکٹھا کرتا ہے۔ اور دیکھو کہ اِس دلی توبہ اور مسیح کے اُس سچے ایمان کے سوا جو روح القدس کی خاص قدرت سے پیدا ہوتے ہیں کوئی شخص سچا مسیحی نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ رومیوں کے باب ۸ کی آیت ۹ میں لکھا ہے کہ در پر تم جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو بشرطیکہ الٰہی روح تم میں بسے۔ پر جس کسی میں مسیح کی روح نہیں وہ اُسکا نہیں ہے +

اب مسیح کے ایمان کی بابت محمدی ناظر کو اچھی طرح امتیاز کرکے بجھنا چاہئے کہ وہ نیچے کے بیان کے موافق ہے یعنے گنہگار کی روح پوری صدق دلی کے ساتھہ یہہ بات قبول کرکے اقرار کرتی ہے کہ میری ساری نیکیاں اور بہترین کام خدا کی پاک نظر میں گندی دھجیوں کی مانند ٹھہرکر پورے انصاف سے رد ہوئی ہیں جسکے سبب نجات کی نعمت بالکل اور پوری خدا کے بیٹے کی نیکی اور کفارہ سے ہے۔ وہ جو روح القدس کی ہدایت سے اِس بات کا قایل ہوا ہے اپنے خاص فعلونکے بھروسے سے بالکل ناامید ہوکر دل اور جان سے نجات کے لئے یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے۔ ناظرین یوں یقین کریں کہ اگر ہم سچے دل سے اپنی نیکیوں کی کوتاہی اور نامقبولیت کو نہ مانکر اُن کے بھروسے سے بالکل ناامید نہ ہوں تو ہمکو مسیح پر ایمان لانا ممکن نہ ہوگا۔ کیونکہ مسیح کا سچا ایمان صرف کفارے کے مسئلہ کو یقین کرنا نہیں ہے بلکہ یہہ بھی کہ اِنسان کی روح فی الحقیقت دوسرے ہر ایک ناحق بھروسے کو چھوڑ دے تاکہ مسیح کے کفارہ کے وسیلے سے مفت نجات پاوے۔ جبتک آدمی اِس حالت کو نہیں پہنچتا تب تک اپنے خاص فعلوں پر بھروسا کرکے مسیح کے ایمان سے دور رہتا ہے۔ ایسا شخص گناہ کے غرض بخش کفارہ کی حقارت کرنے سے خدا کے بیٹے کی بڑی ہتک کرتا ہے بلکہ آپ خدا باپ کے حضور حقیر اور بد ٹھہرتا ہے +

باقی آیندہ

منقولات

شیر علی

(کوئی شخص دنیا میں خوش نصیب نہیں کہا جا سکتا جب تک کہ مر نہ لے)

یہہ قولہ سولن یونانی حکیم کا ہے۔ جبکہ کریسس لیڈیا کے بادشاہ نے اُس سے پوچھا تھا کہ دنیا میں سب سے خوش نصیب کون ہے۔ اُسنے ایک ایسے شخص کا نام لیا تھا جو اپنے ملک کی خیرخواہی میں مرا تھا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ اُسکے بعد کون۔ اُسنے ایک اور ایسے ہی شخص کا نام لیا۔ بادشاہ کو اُمید تھی کہ وہ میرا نام بھی خوش نصیبوں میں لیگا۔ جب حکیم موصوف نے بادشاہ کا نام نہ لیا تو بادشاہ نے پوچھا کہ اور میں۔ اُسوقت اُس حکیم نے وہ کہا جو عنوان پر درج ہے +

اِتفاق سے اُس بادشاہ اور کیخسرو بادشاہ ایران سے لڑائی ہوئی اور کریسس بادشاہ نے شکست پائی اور قید ہوگیا اور اُس زمانہ کے موافق وہ زنجیروں میں جکڑا گیا اور حسب الحکم شاہ ایران اُسکے تئیں آگ میں ڈالے جانیکا فرمان ہوا۔ جب کہ اُسکو آگ میں ڈالنے لگے تو وہ بے اختیار چلایا سولن۔ سولن۔ سولن۔ کیخسرو نے اُسکا مطلب پوچھا تب کریسس نے وہ تمام واقع بیان کر دیا۔ اور کہا کہ سولن حکیم کا قولہ مجھے یاد آیا اور میں نے اُسکو پکارا گویا یہہ کہنے کو کہ صدقت صدقت۔ کہتے ہیں کہ کیخسرو کے دل پر یہہ بات نے بڑا اثر کیا اور اُسکو چھوڑ دیا اور عزت سے اپنے پاس رکھا +

اس اُنیسویں صدی میں بھی اس زمانہ کے لوگوں کی آنکھوں کے سامھنے دو واقعے ایسے گذرے ہیں جو سولن کے قول کی تصدیق کرنے میں یعنے ایک واقعہ نپولین سویم بادشاہ فرانس کا ہے جو قیدخانہ سے چھوٹا اور انگلستان کے سپاہیوں میں نوکر رہا۔ پھر فرانس کے جمہوری سلطنت کا پریسیڈنٹ جو کہ فرانس کا نہایت ذی شان شہنشاہ ہوا۔ سپاہ سے آراستہ خزانہ معمور شان و شوکت میں مشہور فتحیابی میں اُس کی نمایاں سباسٹپول کے دشوار گذار قلعہ پر سب سے پہلے اُسکا نشان تاباں اور انجام یہہ ہوا کہ ولیم شہنشاہ جرمن کے سامھنے تلوار رکھ دینی پڑی نظر بند ہوا اور آخرکار انگلنڈ کے کسی کونے میں مر گیا +

دوسرا واقعہ امیر شیر علیخان کا ہے۔ ابتدائے عمر میں اپنے باپ کے زمانہ شکست میں مصیبت میں گرفتار ہوا پھر بھائیوں کے مقابلہ اور طرح طرح کی لڑائیوں کی مصیبتوں میں پڑا پر سب پر فتح پائی اور مستقل بادشاہ افغانستان کا ہوگیا۔ گو وہ اپنے قوم کے خاصہ کے مطابق کسیقدر بیرحم اور سفاک تھا لیکن تب بھی نہایت عقیل اور دوراندیش تھا اور بہ نسبت دیگر افغانونکے مہذب بھی تھا۔ پولیٹیکل باتیں بھی خوب سمجھتا تھا اور جیسی عقل و دانش و شان و شوکت ایشیا کے بادشاہوں میں ہوتی ہیں وہ سب حاصل تھیں اور انجام یہہ ہوا کہ افغانستان کے کیسے نامعلوم شمالی کونے میں دور از یار و دیار ایک عجیب رنج و مصیبت و بیماری کی سختی کی حالت میں مر گیا۔ پس کون کہہ سکتا ہے کہ وہ دنیا میں خوش نصیب تھا۔ بلاشبہ ہر ایک انسان کو جسکے دل میں انسانیت ہے شیر علی خان کے ایسے حال پر افسوس ہوا ہوگا +

پس یہی ایسے واقعات ہیں جنسے انسان کو عبرت پکڑنی چاہئے اور اسکو خوش نصیب کہنا چاہئے جو اُسی خوش نصیبی کی حالت میں دنیا سے گذر جاوے +

تمام کارروائیاں جو شیر علیخان نے ہماری گورنمنٹ کے ساتھ اپنی عمر بھر کیں وہ سب دوستانہ تھیں اور لارڈ میو اور لارڈ نارتھ بروک کے زمانہ میں اُسنے ہماری گورنمنٹ سے اور بھی زیادہ اتحاد اور مستحکم ارتباط پیدا کرنے کی خواہش کی مگر افسوس ہے کہ اُس زمانہ کی گورنمنٹ نے اُسکو ایسا جواب دیا کہ جس سے اُسکو سردمہری کا یقین ہوگیا اور شیر علیخان نے روسیوں کی طرف رجوع کی اور ہماری گورنمنٹ سے غیر مطمئن ہو کر ایسی مخالفانہ تدبیریں کرنی شروع کیں جو ایسی حالت میں ہوتی ہیں +

اگر اُس زمانہ میں ٹرکی میں روسیوں سے لڑائی شروع ہو جاتی تو بلاشبہ شیر علیخان کی یہہ بےاطمینانی بہت جلد رفع ہو جاتی مگر اُس زمانہ میں ہر روز اسبات کی توقع تھی کہ انگریزوں اور روسیوں سے لڑائی ہونے والی ہے اور اس سبب سے روسیوں نے شیر علی خان سے زیادہ اور جلد تر ارتباط بڑھانے میں کوشش کی اور شیر علیخان کو ایسے لالچ اور توقع دلائیں جنکے دھوکھ میں وہ آگیا اور روسیوں نے اُسکے ساتھ وہ جھوٹھے وعدے کئے جنکا پورا کرنا درحقیقت کبھی اُن کے دل میں نہ تھا بلکہ وہ یہہ بھی جانتے تھے کہ اِن وعدونکا پورا کرنا فی الواقع اُنکی طاقت اور قدرت سے باہر ہے۔ بدنصیبی سے ٹرکیوں کا روسیوں سے شکست پانا شیر علیخان کو روسیوں کی طرف راغب ہونیکا ایک بڑا سبب ہوگیا۔ نتیجہ اس دغابازی کا یہہ ہوا کہ شیر علیخان نے علانیہ روس کی سفارت کو منظور کر لیا اور خاص اپنی دارالسلطنت میں بلایا اور اعتدال سے زیادہ اُس کی تعظیم کی +

ایسی حالت میں ہماری گورنمنٹ کا زیادہ خاموش رہنا اچھا نہیں تھا اور ہماری گورنمنٹ نے ضرور سمجھا کہ ایک دوستانہ سفارت کابل میں بھیجی جاوے۔ اِس میں کچھ شبہ نہیں ہے کہ اِس سفارت کے روانہ کرنے میں گورنمنٹ انگریزی کا مقصد امیر شیر علی خان سے زیادہ اِستحکام کے ساتھ دوستانہ تعلق قایم کرنے کا تھا اور جو خواہش کہ اُسنے لارڈ نارتھ

برڈک صاحب کے زمانہ میں کی تھی اسکو بلکہ بیچ بھی کسیقدر زیادہ روابط دوستی کو استحکام دیا تھا جو ہماری گورنمنٹ کے لئے باعث طمانیت اور امیر شیر علی کے لئے سراسر مفید اور اُسکے استحکام سلطنت کے لئے نہایت بکار آمد تھا مگر جو باتیں روسیوں کے ساتھ ہو چکی تھیں اُنکے لوازمات سے یہہ تھا کہ شیر علیخان انگریزی سفارت کے قبول کرنے سے انکار کرے۔ چنانچہ اُسنے انکار کیا اور یہی بنیاد فوج کشی کی ہوگی نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ تمام وعدے روسیوں کے محض جھوٹھے اور دھوکھہ تھے اور مصیبت و رنج اور جلاوطنی کی حالت میں اُس کی زبان حال پر یہہ مصرعہ تھا کہ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم کہ اُسنے اس جہان سے کوچ کیا۔ پس کون شخص ہے جسکو امیر شیر علیخان کی ایسی موت پر افسوس نہ ہوگا ٭

از سین ٹنگک سوسائٹی

مراسلات

سپیچ

عیسائی مذہب کے مخالفوں کی حالت بتلائے
عیسائی مذہب کے خادموں کو اُمید دلوائے

مخدوم مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب نورافشاں۔

تسلیم و تکریم۔ مسٹر نتہا ہو واجی صاحب ایڈیٹر اخبار گیان اودے نے فری چرچ مشن کے گرجا گھر میں مرہٹی زبان میں سپیچ کیا۔ جسکو ہم بطور اختصار ذیل میں تحریر کرتے ہیں اُمید کہ آپ صاحب اپنے اخبار میں درج فرما کے نیاز مند کو اپنا مرہون منت فرمائینگے ٭

ای صاحبو بچپن سابق کبھی مجھے کسی مضمون پر عام جلسہ میں گفتگو کرنیکا موقع نہیں ملا۔ آج میں صرف آپ لوگوں کے سامنے اسلئے کھڑا ہوا ہوں کہ چند احبابوں کے ارشاد کی تکمیل کروں ای حاضرین جلسہ آپ لوگوں پر واضح رہے کہ عموماً فی زمانا بہت سے لوگوں کے دلوں میں یہہ خیال پیدا ہوئے ہیں کہ عیسائی مذہب کو علمی فروغ کے سامنے مطلق وقعت نہ ہوگی۔ بلکہ یقین ہے کہ عرصہ قلیل میں اس مذہب کا رہا ہوا بیڑہ سوکھہ کے اس دنیا کی ہستی سے نابود ہو جائیگا ٭

ای صاحبو مخالفین کے دل تعصب سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس لئے عیسائی مذہب کی خوبی کو دیکھ نہیں سکتے۔ گو وہ تحریر کے پیرایہ میں حملہ بھی کرتے ہیں مگر اسلئے کہ ایک بات رنگین بنا کے اپنے ہم جنسوں کو خوش کریں۔ وہ صرف آبائی رسم کے سبب موٹی موٹی اور بھاری بھاری جلدیں اپنے برتے ہوئے بڑے پھرتے ہیں۔ رسمیات کی پابندی نے اُن کے دلوں سے تحقیقات کا جوش مٹا دیا ہے حتی کہ انکی ذاتی قوتیں بھی بالکل پژمردہ ہو گئی ہیں۔ گو عیسائی مذہب میں کیسی ہی کوئی عمدہ یا دلچسپ و سچائی سے بھری ہوئی بات کیوں نہو مگر اُن کے دلوں کو رسمیات کے ولولوں نے یہانتک ضعیف بنا دیا ہے کہ بفور اسکی دھجیں اوڑانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور مطلق اسکی عمدگی پر غور نہیں کرتے ٭

وہ لوگ نہایت ہی نادان ہیں جو چاہتے ہیں کہ مذہبی مسایل کی مطابقت علمی مسایل سے کریں اور جو امر علمی مسایل سے خارج ہوا سے الہامی نہ سمجھیں۔ اُن لوگوں کی مثال اُن لوگوں کے مانند ہے جو اکبر کے واقعات علم ہندسہ کے دلایل ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہندسے کے دلایل سے اکبر کے واقعات ثابت ہوں۔ اُن لوگوں کی باتوں میں صرف دھوکھہ اور فریب ہے وہ لنبے لنبے پھندے ڈالتے ہیں جس سے بہت سے لوگ انکی ظاہری سنوار پر فریفتہ ہو کے پھنس جاتے ہیں ٭

عیسائی مذہب کی مخالفت میں اُس روز سے آندھی چل رہی ہے جس روز سے کہ اس مذہب کا بانی اس دنیا میں آیا۔ گو صدہا لوگ اس مذہب کی مخالفت میں اُٹھے مگر کچھہ نہوا۔ گو صدہا عالم اس مذہب کی تردید میں بہت سی کتابیں لکھہ کے اپنی یادگاری چھوڑ گئے ہیں جو مثل تودی بوزوں کے آج دن تک ہوا کے جھوکوں میں اوڑ رہی ہیں مگر انکو اپنی کوششوں کا ثمرہ کچھہ نہ ملا۔ فرد۔ مہ فشاند نور سگ عو عو کند۔ ہر کسے بر خلقت خود میتند ٭

یہہ بات نہایت آسانی سے مختلف مذہب کے اصول اور اُسکے پیروں کی حالت پر نظر ڈالنے سے ثابت ہو جاتی ہے کہ مذہب کو قوم کی روحانی تہذیب پر بڑا اثر ہوتا ہے اگر کسی قوم کے مذہبی اصول روحانی تہذیب کے برخلاف ہیں تو ممکن نہیں کہ وہ قوم روحانی تہذیب اور عام بھلائی میں اعلیٰ درجہ کی ترقی کر سکے ٭

بلاشبہ عیسائی مذہب خدا کے مخزنوں سے نکلا ہوا ہے یہہ مذہب عام بھلائی چاہتا ہے۔ اس مذہب نے اپنے پیروں کے دلو نپر یہانتک اثر پیدا کیا کہ اپنی بیوی اور بچوں سے علیحدہ ہوئے غیر قوموں اور غیر ملکوں میں گئے۔ غیر ملکی زبان سیکھی اور غیر ملکی رسمیات سے واقف ہوئے۔ غیروں کی زبان میں الہامی کتاب کا ترجمہ کیا اور حتی الوسع شایع کرنے کے لئے کمال جانفشانی اور عرق ریزی کے ساتھہ کوشش کر رہے ہیں۔ روئے زمین کے تمام ملکوں میں ایسے ملک بہت کم ہونگے جسمیں اُسکے خادم ہلاتردد اندھیرے میں بیٹھے ہوئے بھیڑوں کو دایمی روشنی کی خوشخبری نہ دیتے ہوں۔ پس کیونکر کہا جائے کہ یہہ مذہب مثل سوکھے درخت کے ہے جسے گرتے دیر نہ لگے گی ٭

جب ہم اس زمانہ پر نظر ڈالتے ہیں جبکہ یہہ مذہب عالم طفولیت میں تھا اور جس کے مرید معدود تھے۔ ہر ایک تلوار اس مذہب کی مخالف تھی۔ چوطرف سے ہولناک صدائیں اُٹھتی تھیں مگر اس مذہب کی خوبی نے زمین کی بہت سی قوموں کے دل اپنے قبضہ میں کر لئے۔ پس ہم مخالفوں کی ہولناک صداؤں سے نڈر ہیں اور اپنے خداوند کے اس قول پر اعتماد رکھہ کے مخالفوں کی

بھلائی چاہتے رہیں - یعنے خداوند فرماتا ہے کہ اے چھوٹے گلہ مت ڈر کیونکہ تمہارے باپ کو پسند ہے کہ آسمان کی بادشاہت تمہیں دے فقط + راقم

ایک تن - نمبر ۳ گرانٹ روڈ

اخبارات ملکی و ولائتی

افغانستان سے جو خبریں آئیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ سردار یعقوب خان اس شرط پر اطاعت قبول کرتا ہے اور صلح کے عہد و پیمان کا جاری رکھنا اِس بات پر منحصر رکھتا ہے کہ انگریز اپنی حال کی جگہہ سے ذرا بھی آگے نہ بڑھیں - اور انکو آگے بڑھے تو سخت جنگ کیجائیگی +

جلال آباد میں مشہور ہے کہ یعقوب خان نے جو ایسی بات کہی ہے کہ اگر جلال آباد سے آگے انگریز بڑھے تو جنگ ہوگی سو یہہ صرف اِس خوف سے کہی ہے کہ وے سردار ولی محمد خان کو مستحق تخت کابل کا نہ ٹھہرائیں +

اقوام غلزی - کوہستانی و شنواری وغیرہ جو منفرد اقوام ہیں وے یعقوب خان کے حامی ہیں اور اِس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ انگریزوں کو حد بڑھانے کی اجازت نہ دیجائیگی مگر وہ صرف افغانستان میں چھاونی کا قایم کرنا اس شرط پر منظور کرتے ہیں کہ سلطنت افغانوں کے ہاتھہ میں رہے جیسے کہ خود مختیار ریاستوں میں انگریزوں کی چھاونیاں ہیں - انگریزوں سے یعقوب خان کا نا ملایم ہونا صرف اِس وجہ سے ہوا کہ اُن کے قاصد نے اُن سرداروں کو ملامت کی ہے جو یعقوب خان کو چھوڑ کر انگریزوں سے ملگئے ہیں +

سلطنت ترکی کی ابھی نہایت ہی ابتر حالت ہو رہی ہے کیونکہ انتظام حال سے بھی وہاں پر کچھہ ترقی نہیں ہوئی ہے - جو انگریز اب وہاں گئے تھے انکا بیان ہے کہ ملک کی حالت نہایت ابتر اور لایق رحم کے ہے - ابھی تک سپاہ مقیم نہیں ہوئی - گو سلطنت عثمانیہ کا معاہدہ ہو چکا ہے کہ فوج کو تنخواہ دیجائیگی مگر پولیس کو چند ماہ سے ایک حبہ نہیں ملا - فوج کی حالت یہہ ہے کہ اگر کسیکے پاس کوٹ ہے تو پتلون نہیں اگر پتلون ہے تو بیچارے پاپوش کو ترستے ہیں جنگی سپاہ کو بھی تنخواہ نہیں ملی - اور نہ ابھی اُمید ہے +

روسی مراسلہ یعقوب خان کے پاس شہنشاہ روس نے شاہنواز خان ابن شاہ غازی عطاء اللہ خان کو یعقوبخان کی طرف مراسلت دیکر بھیجا ہے یعقوب خان نے اُسے مع خطوط اُن انگریزی افسروں کے پاس بھیجدیا ہے جو اب جلال آباد میں ہیں - روسیوں کے مراسلہ کا مضمون یہہ ہے کہ جسطرح سے ہو سکے انگریزوں کو آگے بڑھنے سے (خواہ از روئے صلح یا جنگ) روکنا چاہئے اور جس جگہہ اب انگریز پہونچ گئے ہیں اُسجگہ رزیڈنٹ مقرر کئے جائیں اور انگریزوں کو شاہ روس کی جانب سے مطلع کر دینا بھی ضرور ہے کہ اگر وہ فوج لیکر کابل کیطرف بڑھینگے تو سلطنت روس اور انگلستان کے درمیان جنگ ہوگا +

کابل جلال آباد سے ۱۲ تاریخ کی خبر میں لکھا ہے کہ ترکستان کے سپاہ نے جنرل فیض محمد خان کو گاردی شاہ غازی خو نجدان کے بستر تک کا مال و اسباب لوٹ لیا +

عبداللہ جان کی ماں نے حکام ہرات کے پاس ایک تحریر بھیجی ہے - سردار ابراہیم خان کابل میں پہونچ گئے مگر زیر نگرانی کو نظام عزت کے ساتھہ برتاؤ ہوتا ہے - جنرل غلام حیدر خان وردک کو یعقوب خان نے ترکستان کو بھیجا ہے +

سر رشتہ تعلیم پنجاب میں پچھلے سال بہت تخفیف عمل میں آئی اور بہت سے مدرسے بند کئے گئے معلوم ہوا ہے کہ جو مدرسے مسدود ہوئے ہیں انکی تعداد ۱۴۵۰ ہے +

اخبارات تار برقی

قسطنطنیہ ۱۰ - مارچ - انگریزی آہنی جہاز کا بیڑا جو فی الحال بحرہ مارمورا میں مقیم ہے چند روز میں خلیج بسیکا کو واپس چلا جائیگا +

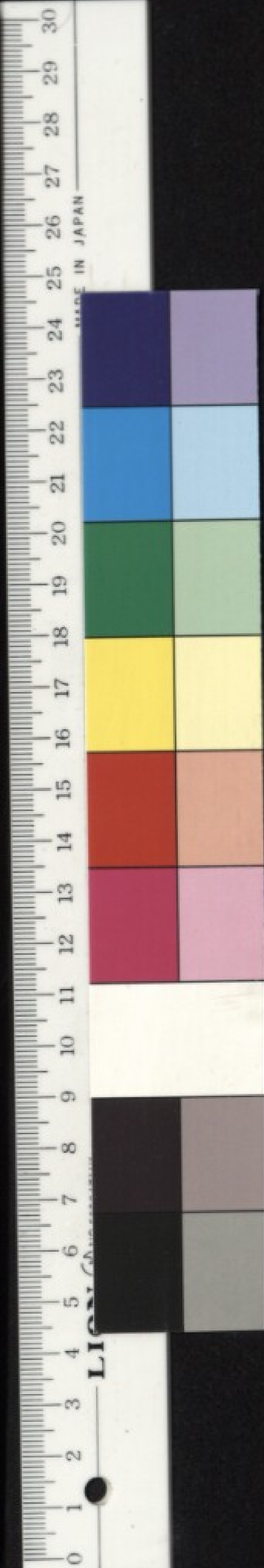
پشاور ۱۱ مارچ - ڈی - اے - پہاڑی بانڑی شاہی اسپی توپ خانہ کی اور رجمنٹ نمبر ۸۱ کو جلال آباد جانے کا حکم ہوا ہے - اُنہیں آج روانہ ہونا تھا مگر بوجہ بارش رک گئے - رجمنٹ نمبر ۲۵ غالباً بساول کو جائیگی - اور نمبر ۵۱ فیوزیلیرز کی درمیان لنڈی کوٹل اور علی مسجد کے تقسیم ہو جائیگی - سر سامیل برون صاحب کل یہاں سے جلال آباد کو روانہ ہو گئے - اور جمرود سے علی مسجد تک کوہستانی تانگے پر سوار ہو کر تشریف لیگئے - سی - چار شاہی توپخانہ کل راولپنڈی سے سرحد کو روانہ ہونے والہ تھا اور رجمنٹ لانسرز نمبر ۹ اور ۵ - ای شاہی اسپی توپ خانہ تاروسے کل یہاں پہونچنے والہ ہے +

خبر آئی کہ جراٹ میں افریدیوں نے دو گھر پھونک دئے ہیں مفصل حالات معلوم نہیں ہوئے +

لنڈن ۱۱ مارچ - دربار عام میں صاحب نائب وزیر ہند نے ایک سوال کا جواب دیتے وقت کہا کہ ملازمان سیول سروس ہند کی کثرت کی نسبت گورنمنٹ خاص توجہ کر رہی ہے +

سفارت افغانی تاشقند سے روانہ ہوگئی ہے اور روس نے امیر کو کوئی پیغام نہیں دیا +

بمبئی ۱۱ مارچ - نکل کمپنی کی فہرست قرضہ داخل ہوگئی بمبئی کی دو کانوں کو ۴۰۷،۲۰۷،۱۵ روپیہ دینا ہے اور اثاثہ



کچھ بھی نہیں ہوا اور کراچی کی دوکان کے ذمہ ۸۹۷۶۵۷ روپیہ ہوا اور اثاثہ ہیچ +

لندن ۱۱ مارچ۔ جو نیا معاہدہ پننسولر اینڈ اورینٹل کمپنی کے ساتھ ممالک مشرقی سے اور وہاں کو سرکاری ڈاک لانے اور لیجانیکا حکم ہوا ہے اسکو آج رات پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا۔ اوسط زود رفتاری کے درمیان برنڈزی اور اسکندریہ و سویز و بمبئی کے فی گھنٹہ گیارہ میل اور درمیان سویز اور سنگمی کے درمیان ۱۰½ میل قرار پائی ہے کل زر عطیہ کی تعداد .... ۴۷ روپیہ ہے۔ اور تاوانات کی کچھ حد نہیں +

لندن ۱۳ مارچ۔ ایک مراسلہ منجانب لارڈ سالسبری صاحب وزیر امور خارجیہ بنام لارڈ لافٹس صاحب سفیر انگریزی حاضر باش دربار سینٹ پیٹرزبرگ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۸۷۹ء مشتہر ہوا ہے اُس میں لکھا ہے کہ بلگیریہ اور مشرقی رومیلیا میں روسی عہدہ داران کی کارروائی برخلاف عہدنامہ برلن ہے اور اُسکے عمل درآمد میں مشکلات زیادہ ہوتی ہیں +

لارڈ سالسبری نے اس بات پر زور دیا ہے کہ بلگیریہ سے رومیلیا کو علیحدہ کر دینا چاہیے اور وہاں کے واسطے علیحدہ سپاہ ہونی چاہیے +

وینا ۱۲ مارچ۔ شہر زیجڈن واقع ہنگری کو سیلاب نے بالکل غارت کر دیا۔ اُسکے ہزارہا باشندے تباہ ہو گئے اور بہت بڑا نقصان جان ہوا ہے +

سب سے تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہلاکت بڑھتی جاتی ہے۔ ایک بڑا یتیم خانہ گر پڑا جسقدر یتیم اندر تھے دب گئے +

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۳ مارچ۔ روس نے ایک گشتی تحریر بدیں مضمون دول یورپ کے پاس روانہ کی ہے کہ عہدنامہ برلن کے متعلق کچھ سوالات باقی ہیں جنکی نسبت ابھی کچھ فیصلہ نہیں ہوا۔ انکے سبب ممکن ہے کہ تازہ مقامی خرابیاں وقوع میں آئیں +

لندن ۱۳ مارچ۔ جناب ڈیوک آف کانات صاحب پسر کوچک حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی رسم شادی آج بعد دوپہر کے جناب شاہزادی لوسی صاحبہ دختر بادشاہ پرشیا کے ساتھ بڑے دھوم دھام سے عمل میں آئی۔ حضور ملکہ معظمہ اس موقع مبارک پر شریک جلسہ تھیں +

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۳ مارچ۔ اہالیان پولیس نے تلاشی کر کر دو پوشیدہ چھاپنے والے دریافت کئے ہیں اور کئی اشخاص گرفتار ہوئے ہیں +

لندن ۱۴ مارچ۔ جناب نایب وزیر صیغہ امور خارجیہ نے بجواب ایک سوال کے فرمایا کہ منچسٹر کے ایک کارخانہ نے اسلحہ و سامان جنگ شہر موزن بیک کو روانہ کیا ہے لیکن سرکار نے ایسا انتظام کر دیا ہے کہ مردمان زولو کے ہاتھ میں یہہ اسلحہ و سامان جنگ نہ پہونچنے پائیں۔ صاحب موصوف نے یہہ بھی فرمایا کہ گورنمنٹ کا منشا ہے کہ سلطان ٹرکی سے سفارش کرے کہ اگر آپ چاہیں تو انگریز آپکی سلطنت کے مالیات کا انتظام کریں +

کلکتہ ۱۳ مارچ۔ حضور ویسرائے بہادر آج رات کو روانہ ہونگے اور شنبہ کو لاہور میں رونق افروز ہونگے۔ حضور ممدوح وہاں قریب ایک ماہ کے قیام فرماوینگے اور بعد اُسکے شملہ کو تشریف لیجاوینگے +

جنرل گرینٹ بالفعل جناب نواب لفٹنٹ گورنر کے مہمان ہیں اور ہفتہ آئندہ میں مدراس کو تشریف لیجاینگے +

جلال آباد ۹ مارچ۔ کابل کی تخت نشینی کے باب میں پیچیدگیاں پڑ گئی ہیں۔ شیر علیخان متوفی کی بیوی نے جو عبداللہ جان متوفی کی ماں ہے اپنے داماد ہاشم خان خلف سردار محمد شریف خان کا دعویٰ پیش کیا ہے اور یہہ منشا ظاہر کیا ہے کہ وہ تخت نشین ہو۔ شیر علی کی فوج نے بھی جو اُسکی وفات کے وقت اُسکی ہمراہ تھی ہاشم خان کا ساتھ دیا ہے +

جلال آباد ۱۰ مارچ۔ تخت کے دعویدار کا نام ختم علیخان ہے نہ کہ ہاشم خان جیسا کہ کل کی تار میں لکھا گیا تھا۔ ظاہرا معتبر سند پر یہاں یہہ افواہ مشہور ہے کہ تین دن کا عرصہ ہوا یعقوب خان ۶ رجمنٹ اور دو باڑیاں اپنے ہمراہ لے کر انگریزی پولیٹکل افسر سے ملاقات کرنے کی غرض سے جلال آباد کی طرف روانہ ہوا ہے +

عدن ۱۳ مارچ۔ جہاز سوسوئیہ اسٹیمر جس پر پلٹن یورپین نمبر ۵۷ سوار ہو کے جزیرہ سیلون سے آئی وہ کیپ گڈ ہوپ کیطرف روانہ ہوا ہے +

پشاور ۱۳ مارچ۔ کل توپ خانہ کی برگیڈ سی کی باڑی ۵ اور رسالہ بھالہ بردار نمبر ۹ یہاں تاروکیطرف سے پہونچا اور آج مجر کو جمرود کی طرف روانہ ہوگا +

جنرل ماڈ صاحب دوسری ڈویزن کے ہیڈکوارٹر کے ساتھ لنڈی کوتل میں جائینگے۔ ۱۵ مارچ کو فوج جمرود سے آگے کو بڑھیگی۔ اور فیلی توپ خانہ کل جمرود سے جلال آباد کی طرف روانہ ہوگیا۔ تین دن تک یہاں پر بڑے زور شور سے بارش ہوتی رہی +

الہ آباد ۱۴ مارچ۔ آج ۵ بجے شام کو حضور گورنر جنرل بذریعہ ٹرین خاص یہاں پہونچے۔ صاحب ممدوح کے استقبال کے لئے ریلوے اسٹیشن پر لفٹنٹ گورنر صاحب مغربی و شمالی گئے تھے۔ وہاں سے ہر دو صاحبان میموریل ہال کے کھولنے کے واسطے تشریف لیگئے۔ اُس موقع پر گورنر جنرل صاحب بہادر نے ایک سپیچ بیان کی جسمیں صاحب ممدوح نے لارڈ میو صاحب کی موت وغیرہ کا ذکر کیا۔ اور اُس عمارت کو دیکھ کر اپنی خوشنودی ظاہر کی

اور کہا کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ یہہ عمارت لارڈ میو کی یادگاری کے لئے عمدہ بنائی گئی ہے۔ اور ساکنان شہر کو خوشی کرنی چاہئے کہ یہہ کام پورا ہوا ہے۔ پیچھے کے فرمایا کہ آج سے یہہ ہال کھولا گیا ہے۔ بعد اسکے میموریل ہال کی کمیٹی نے حضور ممدوح کو دعوت کھلائی اور ٨ بجے شام کے اسٹیشن پر پہونچکر صاحب موصوف لاہور کی طرف روانہ ہوگئے +

لنڈن ١٥ مارچ۔ ہوس آف کامنس میں کل شام کو وزیر خزانہ نے بیان کیا کہ جو فوج برہما میں ہے وہ بڑھائی جاتی ہے کیونکہ ریزیڈنٹ نے جو اب منڈالی میں ہے اور برٹش برہما کے چیف کمشنر نے درخواست کی ہے۔ اور اس درخواست کی وجہ خاص یہہ سبب ہوا کہ شاہ برہما اب اپنی فوج کو زیادہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور منڈالی میں ایک بڑا ہنگامہ برپا ہوا +

اسسٹنٹ سکرٹری امورات خارجیہ نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ گورنمنٹ کو ظاہر ہوا ہے کہ وہ گولہ بارود و سامان جنگ جو موزمبیک کو یہاں سے روانہ ہوا ہے وہ فرقہ زولو کے واسطے نہیں ہے +

وزیر خزانہ نے بیان کیا کہ گورنمنٹ کا ارادہ نہیں ہے کہ لارڈ چلیمس فورڈ کی جگہ کسی اور کو مقرر کیا جاوے۔ بحری فوج بنڈی تریمنین کو جسکے کمانڈنگ افسر میجر ایڈمرل ہارن بی ہیں حکم ہوا ہے کہ فوراً گلی پولی میں جاوے +

مسٹر ڈگلس اسٹریٹ ممالک متوسط کے ٹمپ۔ جج ہائی کورٹ مقرر ہوئے ہیں +

سینٹ پیٹرزبرگ ١٤ مارچ۔ پہلے جو یہہ شہرت پھیلی تھی کہ روسی مرو کی طرف بڑھینگے سو اب گلسکو روسی اخبار پختہ طور سے بیان کرتے ہیں کہ ضرور روسی مرو کی طرف پیش قدمی کرینگے +

لنڈن ١٥ مارچ۔ ہوس آف کامنس نے یہہ رائے منظور کی کہ حضور قیصر ہند سے درخواست کیجاوے کہ ایک کمیٹی اس غرض سے مقرر ہونی چاہئے کہ افسران توپ خانہ کی بابت حال دریافت کرے +

گورنمنٹ نے اب اس بات کا بندوبست کر لیا ہے کہ لنڈن سے کیپ گڈہوپ تک سمندر کے راہ سے تار برقی کی لین بنائی جاوے +

میجر جنرل تھارنٹن صاحب بمقام جبرالٹر میں فوت ہوگئے +

لنڈن ١٧ مارچ۔ جو خبر کیپ گڈہوپ سے آئی اس سے معلوم ہوا کہ اب فرقہ زولو کی فوج چپ چاپ ہے۔ اور اب وہاں تجویز ہو رہی ہے کہ کچھ فوج بمقام نیٹل سے کرنل پیرسن صاحب کی امداد کے لئے بھیجی جاوے کیونکہ وہاں کے کمانڈر انچیف کو خبر ہوئی تھی کہ کچھ فوج آمنی جہاز موسومہ شاہ پر سوار ہوکر جزیرہ سینٹ ہلینا کی طرف سے آرہی ہے +

عدن ١٧ مارچ۔ جو خبر نیٹل سے آئی جسکی تاریخ ٢١ فروری ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہاں کی فوج مدد کی منتظر رہتی ہے اور اس میں یہہ بھی لکھا ہے کہ اس لڑائی کی خبر جو پیرسن صاحب کے ساتھ ١٣ فروری کو ہوئی لکھا گیا ہے وہ خبر غلط ہے +

اتھوا ١٦ مارچ۔ وزیر خزانہ نے پارلیمنٹ میں ایک رائے پیش کی ہے جسکا مطلب یہہ ہے کہ ان اشیا پر زیادہ محصول لگایا جاوے جو ممالک غیر سے یہاں آتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ اس تجویز سے دو کروڑ روپیہ کی آمدنی میں ترقی ہو جاتی +

میڈرڈ ١٦ مارچ۔ آج پارلیمنٹ کا اجلاس برخواست ہوا +

سینٹ پیٹرزبرگ ١٦ مارچ۔ جو وبا استرخان میں پھیلی تھی اور گورنمنٹ روس کیطرف سے اسکا انسداد ہو رہا تھا وہ انتظام اب موقوف کیا گیا کیونکہ اب وبا کا زور گھٹ گیا ہے اور صرف ایک گاؤں میں باقی ہے +

عبدالرحمان خان جو دعویٰ کرتا ہے کہ کابل کی تخت نشینی میرا حق ہے تاشقند میں جنرل کافمین کے پاس پہونچ گیا ہے اور اسکی نیت یہہ ہے کہ جنرل مذکور سے صلاح و مشورہ کرے +

بمبئی ١٧ مارچ۔ ایک خاص تار برقی جو کل کے روز اخبار اسٹانڈرڈ کی طرف سے آئی اس سے معلوم ہوا کہ وہ تمام خط و کتابت جو مسٹر مکفرسن اور جنرل رابٹس کے درمیان ہوئی تھی شایع ہو گئی ہے۔ اور اخبار اسٹانڈرڈ میں اسکے ایڈیٹر نے ایک طول طویل آرٹیکل لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ جو کچھ کارروائی مسٹر مکفرسن نے خبر رسانی میں کی ہے وہ حسب ضابطہ ہے اور اسلئے وہ سرحد پر ایک مقررہ میعاد پر آئے تھے مگر اب وہ اخبار اسٹانڈرڈ کے مستقل کارسپانڈنٹ مقرر ہوگئے ہیں +

لنڈن ١٨ مارچ۔ وزیر خزانہ نے ٢٧ مارچ برائے مباحثہ بابت فرقہ زولو کے مقرر کی ہے۔ اور ہوس آف لارڈس میں لارڈ بلاچہ فورڈ نے اطلاع دی ہے کہ میں ٢٧ مارچ کو فرقہ زولو کے جنگ کی بابت خلاف رائے پیش کرونگا +

جو کہ پہلے لکھا گیا تھا کہ جرمنی کے ایک گاؤں میں سیلاب نے بڑا نقصان کیا ہے سو اب معلوم ہوا کہ اس گاؤں کے دو ہزار آدمی ڈوب گئے +

لودیانہ

یہاں پر ١٣ و ١٤ و ١٥ مارچ کو خوب بارش ہوئی ہے جس سے اب امید کیجاتی ہے کہ فصل کو فایدہ ہوگا مگر جہاں جہاں ژالہ زدگی ہو گئی ہے وہاں سخت نقصان ہوا ہے +

اس ہفتہ میں صاحب کمشنر بہادر کی اجلاس میں موضع روپا کا مقدمہ جسمیں سردار کاہنہ سنگھ وغیرہ وبعلت قتل ماخوذ ہیں پیش رہا ابھی تک اخیر حکم نہیں ہوا ہے +

کل کو جیت چودس کا میلہ ہوگا اگر پولیس کا انتظام رہا تو ہیر بازی کم ہوگی +

اب غلہ رو بارزانی ہے کیونکہ جب سے بارش ہوئی ہے لوگوں کو فصل حال کی امید ہو گئی ہے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا